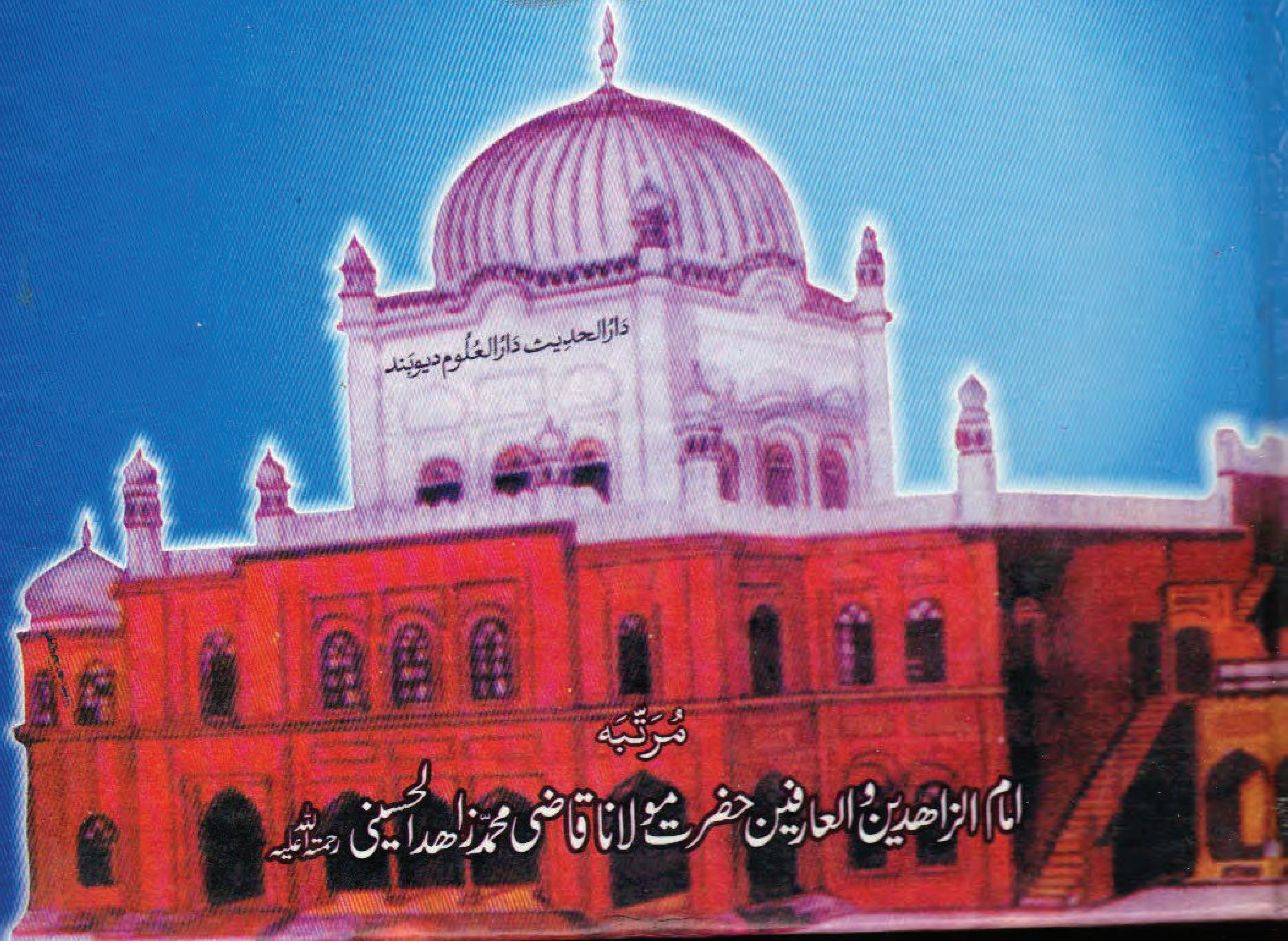
سوانح حیات قطب الارشاد والتکوین

شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنی قدس اللہ سرہٗ

چراغِ محمد صلی اللہ علیہ وسلم



مُرتّبہ

امام الزاہدین و العارفین حضرت مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی رحمۃ اللہ علیہ

(۶) اسلام جہاد (بزورِ شمشیر) کے ذریعہ پھیلا ہے۔

(۷) محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی نہیں آتی تھی بلکہ وہ صرع کی بیماری تھی جس میں (نعوذ باللہ) وہ مُبتلا تھے۔

(۸) حضور اقدس کی ذاتِ اقدس پر شرمناک و ناز یبا الزامات و حملے۔

(۹) ازواجِ مطہراتؓ کی ذات پر ناپاک الزامات۔

عیسائی مشنری سرِ بازار علی الاعلان چیلنج کرتے پھرتے کہ ان الزامات کا جواب دو، جواب دینا تو کجا مسلمان ان ناقابلِ برداشت الزامات کو سنتا تھا اور خاموش ہو جاتا تھا، پہلے رسول اللہ کی عزت و آبرو کی خاطر اپنی جان و مال اور آل اولاد کی پرواہ نہیں کرتا تھا۔ اس وقت اُس کو اپنی جان زیادہ پیاری تھی اس لیے عیسائی مشنری اُن پر حاوی ہو گئے تھے اور مسلمانوں کے خاندان کے خاندان عیسائی بننے پر آمادہ ہونے لگے تھے۔ چنانچہ عماد الدین پانی پتی مع اپنی اولاد کے عیسائی ہو گیا اور ان کے باپ چراغ الدین اور ان کے بھائی خیر الدین نے بھی عیسائی مذہب اختیار کر لیا تھا اور صفدر علی، رجب علی بھی اسلام کو خیر باد کہہ کر عیسائی بن گئے تھے۔ برنیر نے کہا تھا: "یقین نہیں کہ دس برس میں بھی ایک مسلمان عیسائی ہو جائے" لیکن یہاں اس کے برعکس عمل ہو رہا تھا۔

مگر اس پُر آشوب زمانہ میں اللہ کے نیک بندے اور شمع توحید کے پروانے بھی تھے، مولانا آلِ حسن صاحبؒ نے انہی حالات میں ۱۲۵۹ھ/۱۸۴۴ء ردِّ نصاریٰ میں ایک کتاب "استفساد" شائع کی جس میں پادری فانڈر کی کتاب "میزان الحق" کے اعتراضات کے جوابات بھی تھے۔

اس کے بعد مولانا رحمت اللہ صاحبؒ نے کتب ردِّ نصاریٰ لکھیں لیکن انہوں نے اس پر ہی اکتفا نہیں کیا بلکہ آگرہ میں پادری فانڈر کی کوٹھی پر اسلام کی حقانیت ثابت کرنے اور عیسائیت کی تکذیب کرنے کے لیے پہنچے اور اس کو مناظرہ کی دعوت دینے گئے، وہ نہیں ملا تو خط و کتابت سے مناظرہ طے کیا، چنانچہ اپریل ۱۸۵۴ء/۱۲۷۰ھ میں دو روزہ تاریخی مناظرہ آگرہ میں پادری فانڈر سے ہوا، جس میں پادری فانڈر کو ماننا پڑا کہ انجیل مقدس میں تحریف ہوئی ہے، اس مناظرہ میں مولانا رحمت اللہ صاحبؒ کے شریک ڈاکٹر محمد وزیر خاں صاحبؒ تھے۔[1]

---

[1] ہندوستان میں اسلام کو ختم کرنے کے لیے جو دوسرا حملہ عیسائی مشنریوں کی طرف سے ہوا اس کا خاتمہ مولانا رحمت اللہ صاحبؒ اور ان کے حامیوں نے کس طرح کیا؟ اس کی پوری کیفیت مولانا صابری کی تالیف "فرنگیوں کا جال" پڑھئے۔